احکام ومسائل

المسح علی الجوربین

الحافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ
شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ

اسلام چونکہ ایک عالمگیر دین ہے اس لئے قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کیلئے ضابطہ حیات اور دستور زندگی کی تشکیل کرتا ہے اور اپنی تعلیمات و ہدایات میں لوگوں کی اکثریت کے جذبات واحساسات اوران کو حاصل ہونے والے وسائل زندگی کوملحوظ رکھتا ہے اور ایسی روایات اور احکام وفرامین کاحکم دیتا ہے جن پرتمام افراد کیلئے عمل کرنا ممکن اور سہل وآسان ہو۔ اس لئے فرمایا:

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر (سورة البقرة: پ۲ آیت ۱۸۵)

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی اور سہولت چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی اور ضیق نہیں چاہتا۔

اور فرمایا:

وما جعل عليكم في الدين من حرج ۔ (سورة الحج آیت نمبر ۷۸)

اورتم پر دین (ضابطہ حیات) کے سلسلہ میں کوئی حرج اور تنگی نہیں رکھی۔

اسلام کے دستور زندگی کی آسانی اور سہولت ہی کی ایک صورت یہ ہے کہ اس نے ایسے قولی اور عملی اقدامات کئے ہیں جوانسانوں میں وحدت ویگانگت اورالفت ومحبت پیدا کرتے ہیں اس کیلئے انتہائی اور بنیادی اہمیت کا حامل ایک عمل قبلہ کا تقرر وتعین ہے

> اللہ تعالیٰ نے دین کے اندر جوسہولت اور آسانی رکھی ہے اور قانون سازی میں لوگوں کی اکثریت کا لحاظ رکھا ہے اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے

کہ اسلام کی اہم ترین عبادت پنجگانہ نماز کیلئے تمام مسلمانوں کیلئے ایک قبلہ مقرر کیا گیا ہے جس کی طرف رخ کرکے تمام دنیا کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں اور پھران کے دلوں میں اپنے قبلہ کے دیدار اور مشاہدہ کی تڑپ اور جذبہ ودیعت فرمایا ہے اور ہر مسلمان چاہتا ہے کہ میں اس کے پاس پہنچوں اور عمرہ وحج کی صورت میں اپنی محبت وعقیدت کا عملی نمونہ پیش کروں۔

اورعمرہ کیلئے اسلام میں کسی وقت کا تعین نہیں کیا گیاوہ سال کے جس ماہ میں چاہے اپنے شوق اور محبت کو پورا کرسکتا ہے۔ چونکہ عمرہ کا سفر ہرموسم میں کیا جاسکتا ہے اس لئے اس سفر میں لوگوں کو جرابیں پہننے کی بھی ضرورت پیش آسکتی ہے اس لئے ہم عمرہ کے احکام ومسائل بیان سے پہلے جرابوں پرمسح کا حکم بیان کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں صرف صحیح اور مرفوع احادیث پیش کریں گے۔

۱۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ توضا و مسح على الجوربين والنعلين ۔ (مسند احمد ۲۵۲/۴، عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ۶۱/۱۔۶۲، تحفه الاحوذی ۱۰۰/۱)

رسول اللہ ﷺ نے وضوفرمایاتو جرابوں پر چپل کے اوپر سے مسح فرمایا۔

۲۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ توضا ومسح على الجوربين والنعلين۔ (سنن ابن ماجه ۵۶۰۔ سنن البیهقی ۲۷۸/۱، شرح معانی الآثار ۹۷/۱)

رسول اللہ ﷺ نے وضوفرمایااور جرابوں اور

چپلوں پر مسح کیا۔

۳۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

بعث رسول اللہ ﷺ سریة فاصابهم امبرد فلما قدموا علی نبی ﷺ شکوا الیه ما اصابهم من البرد فامرهم ان یمسحوا علی التصائب والتساخین۔ (مسند احمد ۲۷۷/۵۔ عون المعبود ۵۶/۱)

رسول اللہ ﷺ نے ایک فوجی دستہ روانہ فرمایا جنہیں سردی کی تکلیف پہنچی تو جب وہ واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے جو انہیں سردی کی تکلیف پہنچی تھی اس کی شکایت کی۔ تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ پگڑیوں اور گرمی پہنچانے والی چیزوں (جرابوں) پر مسح کرلیا کریں۔

اس حدیث میں تساخین کا لفظ آیا ہے جو تسخین کی جمع ہے اور اس کا بقول امام ابن ارسلان معنی ہے

کل ما یسخن به القدم من قف وجوزب ونحوها

ہر وہ چیز جس سے قدم کو گرمی پہنچائی جائے خواہ وہ چمڑے کے موزے ہوں یا جرابیں ہوں یا ان جیسی کوئی اور چیز۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے فعل سے اس معنی کی تائید ہوتی ہے۔ قیس بن ازرقؒ بیان کرتے ہیں

رایت انس بن مالک احدث فغسل وجهه ویدیه ومسح علی جوربین من صوف فقلت اتمسح علیها؟ فقال انها خفان ولکنهما من صوف (لکنی ولاسماء ۱۸۱/۱)

میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا ان کا وضوٹوٹ گیا تو انہوں نے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے اور اُون کی جرابوں پر مسح کیا۔ تو میں نے سوال کیا: کیا آپ ان پر مسح کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ بھی تو موزے ہیں لیکن اون کے بنے ہوئے ہیں۔

حضرت انس ایک جلیل القدر صحابہ اور عربی الاصل ہیں اور اس دور کے ہیں جب ابھی عجمیوں کیساتھ اختلاط اور ربط وضبط پیدا نہیں ہوا تھا انہوں نے جرابوں کو بھی خف (موزہ) قرار دیا ہے کیونکہ اصل مقصد تو پاؤں کا تحفظ ہے۔ اس کو سردی سے بچانا ہے اور یہ مقصد سوتی اور اونی جرابوں سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں:

المسح علی الجوربین کالخفین، جرابوں پر مسح موزے پر مسح کی طرح ہی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبه ۱۸۸/۱، سنن بیهقی ۲۸۵/۱)

اللہ تعالی نے دین کے اندر جو سہولت اور آسانی رکھی ہے اور قانون سازی میں لوگوں کی اکثریت کا لحاظ رکھا ہے اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ اس وجہ سے امام ابو یوسف اور امام محمد کا مؤقف یہی تھا کہ مضبوط اور موٹی جرابوں پر مسح جائز ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے بھی اپنی مرض الموت میں جرابوں پر مسح کیا تھا اور فرمایا تھا: جس سے منع کرتا تھا اس کو کیا ہے بعض نے کہا امام ابو یوسف اور امام محمدؒ کے موقف کی طرف رجوع موت سے سات دن پہلے کرلیا تھا اور بقول بعض تین دن پہلے (عین الهدایہ ۱۷۸/۱) اور بقول صاحب الهدایہ فتوی صاحبین کے مسلک کے مطابق ہے (عین الهدایہ ۱۷۸/۱) تفصیل کے متلاشی علامہ جمال الدین قاسمیؒ کے رسالہ "المسح علی الجوربین" کی طرف رجوع کریں جس پر علامہ احمد شاکر اور علامہ ناصر الدین البانی رحمهما اللہ کا مقدمہ اور حواشی ہیں۔

نوٹ:

جرابیں مکمل وضوء کرنے کے بعد پہننی چاہیں اور مسح کرنے سے مسح کی مدت کا آغاز ہوگا۔ مسافر تین دن رات اور مقیم ایک دن رات تک مسح کرسکے گا لیکن اگر درمیان میں جنبی ہو جائے تو پھر مسح ختم ہو جائے گا۔ (صحیح مسلم ۲۷۶/۱)

بقیہ: خرافات محرم

(الذبدة الزکیہ ص 65)

یہ وہ چند مسائل تھے جنہیں ہم نے صرف بریلوی مذہب کے بانی جناب احمد رضا خان صاحب کے فتویٰ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ فقط اس لئے کہ بریلوی دوستوں کی اصلاح ہوسکے۔ اور وہ ان حقائق کو جان کر خود ساختہ بدعات وخرافات سے اپنے دامن کو مزید داغدار ہونے سے بچالیں۔ امید ہے کہ ہماری یہ معمولی سی کاوش ان دوستوں کیلئے مشعل راہ ثابت ہوگی اور وہ اپنے ایجاد کردہ خود ساختہ افعال سے اجتناب کریں گے اور قرآن وسنت پر عمل پیرا ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔